Majallah-yi Talim o Tahqiq

مجلہ تعلیم و تحقیق

Markaz Talim o Tahqiq, Gulshan-e-Taleem, Sector H-15, Islamabad, Pakistan

مرکز تعلیم و تحقیق، گلشنِ تعلیم، ایچ۔۱۵، اسلام آباد، پاکستان

ISSN (P): 2618-1355, ISSN (Online): 2618-1363

Issue 4,Vol 5,October-December,2023

شمارہ ۴، جلد ۵، اکتوبر۔دسمبر، ۲۰۲۳

عورت کا بغیر محرم کے سفرِ حج و عمر کی ممانعت فقہاء کی آرء اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Opinions of the Jurists and the Recommendations of the Council of Islamic Ideological on the Prohibition of Women from Traveling to Hajj and Ummarh without a Mahram

وصی الرحمٰن[1]

ڈاکٹر عبدالوحید شہزاد[2]

Keywords:

Council of Islamic Ideological, Traveling to Hajj and Ummarh,

Abstract:

Islam is a peaceful religion, and it has so much logic and reasoning in principles. It can address the issues and needs of any era or generation. By adhering to *Islam* and adopting it as a code of life, a decent and courteous society can be made.

Islam forbids the mixed gathering in order to prevent social distortion. It has been said that even when carrying out significant tasks like the *Hajj*, the Mahram must be accompanied by women. So that a woman can receive assistance for the challenges and difficulties faced in traveling.

The main purpose of this article is to address the discourse of modern scholars pertaining *Shari'ah* ruling of *Hajj* without *Mahram* in the context of recent Social Media discussions.

1۔ایم فل سکالر رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد۔

2۔وزٹنگ لیکچرار، بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد۔

موضوع کا تعارف:

اسلام ایک پر امن مذھب ہے، اسلام کے بتائے ہوئے اصول میں اس قدر لچک ہے کہ یہ ہر زمانے اور نسل کے مسائل اور تقاضوں کو ان اصولوں پر پرکھا جاسکتا ہے۔ معاشرے کے امن وامان کی بحالی اور فتنہ وفساد سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے بھی اسلام نے رہنمائی کی ہے ،جن پر عمل پیرا ہو کر ایک اچھا اور شائستہ معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اسلام نے عورتوں اور مردوں کے اختلاط سے اسی لیے منع کیا ہے تاکہ معاشرہ میں بگاڑ پیدا نہ ہو، یہاں تک کہ نماز جیسی اہم عبادات میں بھی عورتوں کو مردوں سے الگ کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور حج جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں بھی ذی رحم محرم کی موجودگی ضروری قرار دیا ہے۔ تاکہ صنف نازک کو درپیش سفری مشکلات اور دشواریوں میں عورت کو ایک سہار میسر ہو۔ لیکن آج کل سوشل میڈیا پر ایک بحث چل رہی ہے کہ موجودہ دور میں راستے محفوظ ہیں اور ہر ملک میں سیکورٹی کے انتظامات ہوتے ہیں اس لیے عورت بغیر کسی مشکلات اور خوف کے حج کے لیے جاسکتی ہیں۔ اب اس مقالہ میں ہم یہ جائزہ لیں گے کہ کیا عورت کا بغیر محرم کے حج کے لیے سفر کرنے کی شرعا اجازت ہے؟ کیا راستہ محفوظ ہو تو عورت کے لے محرم کے بغیر سفر جائز ہوگا۔؟

عورت کا بغیر محرم کے سفر کی ممانعت:

چونکہ عورت خلقتا کمزور ہے ،اپنے دفاع اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کی اس طرح طاقت نہیں رکھتی ہے جس طرح مرد رکھتا ہے، اسی طرح عورت کی شخصیت ایسی ہوتی ہے کہ عوما مردوں کا میلان ان کی طرف ہوتا ہے اور شیطان کی گمراہ کن راستوں میں پھٹکنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کو گھر میں ہی رہنے کا حکم ہے اور بے پردہ بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نکلنے سے بھی منع کیا ہے، سورۃ الاحزاب میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے: وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى[3] اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی، اگر کسی ضرورت کی وجہ سے عورت کو نکلنا ہو تو باقاعدہ پردہ میں نکلنے کا حکم ہے۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّؕ-ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا[4]

اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خاص کر جب عورت کو کہیں دور سفر کرنا ہو جس کو سفر شرعی کہتے ہیں جس کی مقدار آجکل 77.5 کلو میٹر بنتی ہے ۔ اگر اس قدر طویل سفر کرنا ہو تو اس کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ نے عورت کو اتنا لمبا سفر بغیر محرم کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چند احادیث یہاں ذکر کی جارہی ہیں:

ا۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.[5] ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ محرم نہ ہو۔

3۔القرآن،33:33

4۔ القرآن،33:73

5۔محمد بن اسماعیل ابوعبداللہ البخاری، الجامع الصحیح، بَابٌ: فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ (بیروت،دار طوق النجاة، 1422)،ح1086۔

۲۔ عن عبد اللہ بن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: لايحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر، تسافر مسيرة ثلاث ليال، إلا ومعها ذو محرم[6] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین راتوں کی مسافت کے بقدر سفر کرے، مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔

ان رویات سے معلوم ہوتاہے کہ عورت کا بغیر محرم کے سفر کرنا منع ہے اور بعض روایات میں ایک دن کا سفر، بعض میں دو دن کا سفر اور بعض میں تین دن کا سفر بغیر محرم کے کرنے کی ممانعت ہے ،اور ان روایت میں کہیں بھی کسی خاص سفر کی تخصص نہیں ہوئی کہ حج کے علاوہ اسفار کے لیے یہ حکم ہو اور حج کے لیے یہ حکم نہ ہو بلکہ رسول اللہ ﷺ کے دور کا جائزہ لیا جائے تو اس دور میں عورتیں صرف حج کے لیے سفر کرتی تھیں اس دور میں عورتیں نہ تو تجارت کے لیے نکلتی تھیں اور نہ ہی کسی سیر وسیاحت کے لیے بلکہ عورتوں کا سفر عموماً حج اور عمرہ کے لیے ہوتا تھا تو جو ممانعت ان احادیث میں آئی ہے اگرچہ یہ مطلق ہے مگر یہ ممانعت حج کے لے بھی ہو گی۔ان روایات کے علاوہ بعض رویات میں صراحتاً حج کے لیے بھی بغیر محرم کے سفر کرنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنه قال : قال النبی ﷺ : " لا تحجن امرأة إلا ومعها ذومحرم[7]۔ **ابن عباسؓ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت حج نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔** عَنْ أَبِي أُمَامَةَ , قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَحُجَّ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا[8] حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ کوئی عورت تین دن کا سفر اور حج کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ محرم نہ ہو۔

صحیح بخاری کی روایت ہے۔عن ابن عباس رضي الله عنهما، أنه: سمع النبي صلى الله عليه وسلم، يقول: لايخلونّ رجل بامرأة، ولا تسافرنّ امرأة إلا ومعها محرم، فقام رجل فقال: يا رسول الله، اكتتبتُ في غزوة كذا وكذا، وخرجت امرأتي حاجةً، قال: اذهب فحجّ مع امرأتك".[9] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، یارسول اللہ! میرا نام اس جہاد میں جانے والوں میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کرنے جارہی ہے فرمایا تم جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

6۔مسلم بن الحجاج ابوالحسن قشیری نیسابوری،صحيح المسلم، كتاب الحج،(بیروت:دار إحياء التراث العربي،2007)،ح3324۔

7۔ابوالحسن علی بن عمر بن احمد الدار قطنی،سنن الدارقطني،كتاب الحج ،(بیروت:مؤسسة الرسالة، 1424 ھ-2004م)،ج3،ص227،ح2440

8۔دار قطنی،سنن الدارقطني،ح2442

9۔بخاری،الجامع الصحيح،بَابُ مَنِ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً، أَوْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ، هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ ،ح3006

اس حدیث کی تشریح میں فتح الملہم میں لکھا ہے:

انطلق، فحج مع امرأتك فيه تقديم الأهم من الأمور المتعارضة؛ لأنه لما تعارض سفره في الغزو وفي الحج معها، رجح الحج معها؛ لأن الغزو يقوم غيره فيه مقامه عنه، بخلاف الحج معها[10].

یعنی اس حدیث میں اہم کام کو مقدم کیا ہے جب دو کاموں میں تعارض آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں میں سے جو اہم کام تھا اس کو کرنے کا حکم دیا، ایک کام غزہ یعنی جہاد پر جانا تھا دوسرا کام اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جانا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس صحابی کو اپنی بیوی کے ساتھ حج کرنے کا حکم دیا کیونکہ جہاد میں کوئی اور اس کی جگہ پر جا سکتا تھا لیکن حج میں بیوی کو کسی قافلہ کے ساتھ نہیں بھیجا جا سکتا تھا، اگر بیوی کو بغیر محرم کے سفر حج پر جانے کی اجازت ہوتی تو رسول اللہ ﷺ ضرور کہتے کہ کسی قافلہ کے ساتھ بیوی کو بھیج دو اور موسم بھی حج کا تھا، حج کے موسم میں ضرور کوئی اور بھی مدینہ منورہ سے حج کے لیے جا رہا ہو گا پھر بھی کسی قافلہ کے ساتھ جانے کی اجازت رسول اللہ ﷺ نے نہیں دی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں جہاد کے لیے جانا اس وقت فرض تھا، جہاد جیسے اہم فریضہ کو چھوڑ کر حج پر جانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے عورت کے لیے جانے کی اجازت ہرگز نہیں ہے۔ اس روایت میں جہاد جیسے اہم فریضہ پر ایک صحابی جا رہے ہیں اور جب انہوں نے کہا کہ میری بیوی حج کے لیے جا رہی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کسی اور قافلہ کے ساتھ جا رہی ہے تو جانے دیں بلکہ جہاد پر جانے سے اس صحابی کو منع کیا اور یہ حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لیے جاو، اس سے معلوم ہوا بغیر محرم کے حج پر نہیں جایا جا سکتا۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنے کی اجازت نہیں ہے، یہاں تک کہ جہاد جیسے اہم فریضہ میں جاتے ہوئے بھی رسول اللہ ﷺ نے ابن عباسؓ کو جہاد کے بجائے اپنی بیوی کے ساتھ حج پر جانے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوا کہ بغیر محرم کے سفر کی اجازت نہیں ہے۔

فقہا کی آرا:

امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک عورت کوئی بھی سفر بغیر محرم کے نہیں کر سکتی چاہے وہ حج کا سفر ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک حج فرض کے لیے مرد کا ہونا ضروری نہیں ہے، اگر کوئی ثقہ عورت بھی ساتھ ہو تو وہ عورت حج پر جا سکتی ہے۔ امام مالک نزدیک حج فرض کے لیے کوئی با اعتماد جماعت ہو تو بھی عورت حج کے لیے جا سکتی ہے۔ لیکن ان دونوں ائمہ کے نزدیک حج نفل اور عمرہ کے لیے محرم کا ہونا ضروری ہے۔

مبسوط السرخسی:

المرأة لا يجوز لها أن تخرج لسفر الحج إلا مع محرم أو زوج عندنا .وقال الشافعي رحمه الله تعالى: إذا وجدت رفقة نساء ثقات فلها أن تخرج وإن لم تجد محرما[11]

امام سرخسی نے احناف کے موقف پر دلائل دیتے ہوئے ابن عباسؓ کی روایت نقل کر کے اس سے بڑے دلچسپ انداز سے استدلال کیا ہے۔ فَفِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُمْ فَهِمُوا مِنْ السَّفَرِ الَّذِي ذَكَرَهُ سَفَرَ الْحَجِّ حَتَّى قَالَ السَّائِلُ مَا قَالَ، وَفِي أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ -

10۔ شبیر احمد عثمانی، فتح الملهم شرح صحيح مسلم، ج6، ص492۔

11۔ أبو بکر محمد بن ابی سہل سرخسي، المبسوط، (بیروت، دار الفكر، 2003) ج4، ص197۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - الزَّوْجَ بِأَنْ يَتْرُكَ الْغَزْوَ، وَيَخْرُجَ مَعَهَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ إلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ مَحْرَمٍ.وَالْمَعْنَى فِي ذَلِكَ أَنَّهَا تُنْشِئُ سَفَرًا عَنْ اخْتِيَارٍ فَلَا يَحِلُّ لَهَا ذَلِكَ إلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ مَحْرَمٍ كَسَائِرِ[12]

اس روایت میں یہ اس بات پر دلیل ہے کہ سامعین نے جب رسول اللہ ﷺ سے عورت کے لیے مطلق سفر کی ممانعت سنی تو وہ اس سے سمجھ گئے تھے کہ یہ ممانعت حج کے سفر کی ہی ہے یہی وجہ ہے کہ محفل میں موجود صحابہ میں سے ایک سائل نے پوچھ ہی لیا اپنی بیوی کے اکیلے سفر حج کے متعلق تو رسول اللہ ﷺ نے اس سائل کو اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لیے جانے کا حکم فرمایا۔

فقہ شافعی کی مشہور کتاب الحاوی میں ہے: فَأَمَّا إذَا أَرَادَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَبْتَدِئَ بِالْحَجِّ، فَإِنْ كَانَ فَرْضًا جَازَ أَنْ تَخْرُجَ من ذِي مَحْرَمٍ، أَوْ مَعَ نِسَاءٍ ثِقَاتٍ وَلَوْ كَانَتِ امْرَأَةً وَاحِدَةً، إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ آمِنًا، وَلَا يَجُوزُ أَنْ تَخْرُجَ بِلَا مَحْرَمٍ، وَلَا امْرَأَةٍ تَثِقُ بِهَا وَإِنْ كَانَ حَجُّهَا وَاجِبًا۔۔۔فَأَمَّا إِنْ كَانَ الْحَجُّ تَطَوُّعًا، لَمْ يَجُزْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ[13]

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی عورت حج کا ارادہ کرے اور حج فرض تھا تو اپنے محرم یا ثقہ بااعتماد خواتین کے ساتھ جا کر کرسکتی ہے اگرچہ ایک عورت کا ساتھ میسر ہو جب راستہ پر امن ہو تو، لیکن بغیر محرم اور کسی بااعتماد عورت کے بغیر حج کے لیے جانا جائز نہیں ہے اگرچہ حج فرض کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر حج نفل ہو تو عورت کو بغیر محرم کے جانا جائز نہیں ہے۔ فقہا کی ان عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حج نفل اور عمرہ کے لیے ائمہ اربعہ میں سے کوئی بھی بغیر محرم کے سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتا، جہاں تک حج فرض ہے تو اس میں بھی امام شافعی یہ شرط لگاتے ہیں کہ راستہ بھی امن ہو اور ثقہ عورت ساتھ ہو تو جاسکتی ہے ورنہ نہیں۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات

اسلامی نظریاتی کونسل نے مختلف اوقات میں عورت کا بغیر محرم کے حج کے مسئلہ پر اپنی سفارشات جاری کی ہیں لیکن ان کی سفارشات میں بھی اختلاف ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام ۲۴ اگست ۱۹۸۷ کو پہلی دفعہ یہ مسئلہ سلامی نظریاتی کونسل میں زیر بحث آیا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ عورت بغیر محرم کے حج کے لیے نہیں جاسکتی ہے: بغیر محرم ک عورت پر حج فرض نہیں، نہ محرم کے بغیر سفر کرنا اس کے لیے جائز ہے۔[14]

دوسری دفعہ یہ مسئلہ اسلامی نظریاتی کونسل میں ۲۹ اور ۳۰ جنوری ۲۰۰۰ کو زیر بحث لایا، اس میں کچھ شرائط کے ساتھ عورت کو بغیر محرم ک سفر کی اجازت دی گئی۔ تیسری دفعہ یہ ڈاکٹر خالد مسعود کی سربراہی میں ۱۴ اور ۱۵ نومبر ۲۰۰۸ کو زیر بحث آیا اس اجلاس میں عورت کو حج اور دیگر اسفار کی اجازت دی گئی اور یہ لکھا گیا کہ: دستور پاکستان اور دیگر ملکی قوانین کے تحت خواتین آزدی سے اندرون اور بیرون ملک سفر کرسکتی ہے۔[15]

البتہ اس اجلاس میں ایک اختلافی نوٹ رکن اسلامی نظریاتی کونسل عبداللہ خلجی نے لکھا اور یہ کہا کہ اس وقت دوران حج جو سفری تکالیف ہیں وہ گزشتہ زمانے سے زیادہ ہیں۔ اس لیے محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

12۔ سرخسی، المبسوط، ج4، ص111

13۔ علی بن محمد بن محمد بن حبیب ماوردی، الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي، (بیروت، دار الكتب العلمية1999)ج4، ص363

14۔ اسلامی نظریاتی کونسل، اجلاس نمبر24، 10اگست، 1987، سالانہ رپورٹ، 88۔1987۔ ص16۔

15۔ اسلامی نظریاتی کونسل، اجلاس نمبر171، 14۔15نومبر2008، سالانہ رپورٹ09۔2008، ص171

چوتھی مرتبہ اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق چیرمین مولانا محمد خان شیرانی کے زیر صدارت ۲۲ اکتوبر ۲۰۱۲ کو یہ مسئلہ زیر بحث آیا اور انہوں نے بغیر محرم کے سفر حج کے عدم جوائز کی سفارش کی، انہوں نے لکھا:

خواتین کا بغیر محرم یا شوہر کے سفر حج پر جانا جائز نہیں ہے، عورت بوڑھی ہو یا جوان۔[16]

اس کے بعد پانچویں دفعہ یہ مسئلہ تب پیش آیا جب فروری ۲۰۲۳ میں وزارت مذہبی امور کی طرف سے مراسلہ اسلامی نظریاتی کونسل کو ارسال کیا گیا ہے اور بغیر محرم کے عورت کے لیے حج کے معاملے میں رائے پوچھی گئی تو کونسل کے چئرمین ڈاکٹر قبلہ آیاز صاحب کی سربراہی میں اجلاس ہوا اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰۰۰ میں جو سفارش کونسل کی طرف سے کی گئی تھی اسی کی مکمل تائید جائے اور وزارت مذھبی امور کو کوئی نئی رائے دینے کے بجائے وہی رائے بھیجی جائے چنانچہ اسی رائے کی تائید کی گئی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے اس پورے عمل کو دیکھا جائے تو عورت کے بغیر محرم کے سفر کے حولے سے مختلف ادوار میں مختلف آراء سامنے آئی ہیں البتہ موجودہ وقت میں ان رائے یہی ہے کہ شرائط کے ساتھ جانے کی اجازت ہے وہ بھی صرف حج فرض کے لیے۔

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر تجزیہ

اسلامی نظریاتی کونسل نے عورت کے لیے مطلق سفر حج کی اجازت نہیں دی بلکہ کچھ شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے، اب ان شرائط کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا کیا ان شرائط پر عمل ممکن ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات سے جو شرائط معلوم ہوتی ہیں وہ درجہ ذیل ہیں:

1. عورت کے والدین کی اجازت یا شادی شدہ ہونے کی صورت میں شوہر کی اجازت حاصل ہو۔
2. قابل اعتماد خواتین کی حمایت حاصل ہو۔
3. کسی قسم کے فساد یا خطرے کا اندیشہ نہ ہو۔
4. وزارت مذہبی امور کی انتظامیہ اس گروپ کی چھان بین کرے جس کے ساتھ وہ خاتون حج کے لیے جارہی ہیں، چھان بین کے بعد اس عورت کو جانے کی اجازت دے۔

ان شرائط میں سے پہلی دو شرائط پر عمل ممکن ہے کیونکہ والدین کی اجازت یا شوہر کی اجازت حج جیسے اہم فریضہ کے لیے ملنا ممکن ہے اسی طرح خواتین کی معیت بھی حاصل ہوسکتی ہے لیکن تیسری اور چوتھی شرط کا وجود اور وقوع مشکل ہے، کیونکہ تیسری شرط میں لکھا ہے کہ کسی قسم کے فساد یا خطرے کا خدشہ نہ ہو، اس پر فتن دور میں فساد اور خطرات قدم قدم پر موجود ہیں اس لیے ہر وقت ہر آن کسی فساد اور خطرے کا خدشہ بحر حال رہتا ہے اس لیے اس شرط کا پایا جانا بحر حال مشکل ہے۔

اسی طرح اسلامی نظریاتی کونسل کی چوتھی شرط یہ ہے کہ وزارت مذہبی امور کی انتظامیہ اس گروپ کی چھان بین کرے جس کے ساتھ وہ خاتون حج کے لیے جارہی ہیں، چھان بین کے بعد اس عورت کو جانے کی اجازت دے۔ اس شرط پر بھی اعتراض ہوسکتا ہے کہ پاکستان میں ہر محکمہ کی انتظامیہ کی نااہلی، بددیانتی اور کاہلی کا سب کو بخوبی علم ہے، اس لیے انتظامیہ کیسے اس گروپ میں موجود ہر فرد سے متعلق چھان بین کرے گی اور کیسے ان تمام گروپ کے افراد کی اخلاقی اور اصلاحی تربیت کا اندازہ لگائے گی اور اس کانٹ چھانٹ کا معیار کیا ہو گا؟ اس لیے کونسل کی سفارشات میں موجود ان شرائط کا وجود اور وقوع مشکل ہے، جب شرائط نہیں پائی جائیں گی تو مطلب یہ ہو گا کہ بغیر محرم کے حج پر جانے کی اجازت بھی نہیں ہو گی۔

16۔ اسلامی نظریاتی کونسل، سالانہ رپورٹ 09۔2008۔

بعض معاصر علماء کی آراء

بعض معاصر حضرات کی رائے یہ ہے کہ اس وقت سفر کرنا مشکل تھا، راستے پر خطر تھے، چور اور ڈاکوں کا راج تھا، عورت کی عفت اور عزت کو شدید خطرات لاحق تھے اس لیے یہ ممانعت تھی لیکن اس دور میں جہاز پر اسفار ہیں، ہر جگہ سیکورٹی کے انتظامات ہیں، ہوٹلوں میں بھی علیحدہ انتظامات موجود ہیں اس لیے سفر کے خطرات موجود نہیں لہذا آج کل عورت اگر بغیر محرم کے سفر کرنا چاہتی ہے تو اس کو اجازت ہے۔

ڈاکٹر شہباز منج صاحب لکھتے ہیں: محرم کے ساتھ سفر کی شرط جس لیے لگائی گئی تھی وہ حالات اب نہیں... آج کل سیکیورٹی اور حکومتوں اور کمپنیوں کی طرف سے دیگر انتظامات محرم کے قائم مقام ہیں، لہذا عورت اگر کوئی خطرہ محسوس نہ کرتی ہو تو محرم کے بغیر حج و عمرہ یا کوئی دوسرا سفر کر سکتی ہے۔[17]

اسی طرح مفتی شبیر احمد قادری صاحب لکھتے ہیں:

لیکن نفس مسئلہ یہ ہے کہ قدیم زمانے میں سفر بہت کٹھن اور پر خطر ہوتے تھے۔ زیادہ تر سفر پیدل یا گھوڑوں اور اونٹوں پر کیا جاتا تھا۔ ایک شہر سے دوسرے شہر جانے میں کئی کئی ہفتے اور مہینے صرف ہوتے تھے۔ اور جنگلوں، بیابانوں اور دشوار راستوں سے گزر ہوتا تھا۔ نیز دورانِ سفر چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کا بھی بہت زیادہ خطرہ ہوتا تھا۔ اس لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفری تکالیف اور خطرات کے باعث عورت کو محرم کے بغیر سفر کرنے سے منع فرمایا تاکہ اُس کی عفت و عصمت کی حفاظت ہو۔[18]

جاوید احمد غامدی لکھتے ہیں:

حج کا سفر بھی آخری درجے میں محفوظ ہو چکا ہے اور عورتیں اپنی شناسا عورتوں کی معیت میں نہایت اطمینان کے ساتھ حجاز مقدس جا سکتی اور حج و عمرہ کے مناسک ادا کر سکتی ہیں۔[19]

مصر کے مشہور مفتی ڈاکٹر یوسف القراضاوی لکھتے ہیں:

میری رائے یہ ہے کہ اگر سفر محفوظ ہو جیسا کہ آج کل ہوائی جہاز کا سفر ہوتا ہے اور ساتھ میں نیک عورتوں یا مردوں کی جماعت ہو تو عورت بغیر کسی محرم یا شوہر کے حج یا کسی اور سفر کے لیے نکل سکتی ہے۔[20]

دلائل کا تجزیہ:

ڈاکٹر شہباز منج صاحب اور مفتی شبیر قادری صاحب نے اپنی تحریر میں عورت کا بغیر محرم کے سفر کی اجازت پر جو دلائل دیے ہیں وہ دو ہیں

1۔ دور رسالت میں ممانعت کی علت خوف اور پر خطر راستوں کا ہونا ہے۔

17۔ ڈاکٹر شہباز منج، کیا محرم کے ساتھ ہی حرمین کا سفر ضروری ہے، فیسبک پیج، تاریخ رسائی، 10/12/2023۔
https://www.facebook.com/permalink.php?story_fbid=pfbid02fpEhnMsXw6CmQ3baUUZEqcJhuqPRzJ4Df6XgKhKr2uxAzMHLiFNJuwjL6vF2M1fBl&id=100004721416 96

18۔ محمد شبیر قادری، کیا خواتین بغیر محرم کے عمرہ و زیارات کے سفر پر جا سکتی ہیں؟، دا فتوی ڈاٹ کام، تاریخ اشاعت: 09 مئی 2017ء، تاریخ رسائی، 10/12/2023۔ https://www.thefatwa.com/urdu/questionID/4161

19۔ جاوید احمد غامدی، عورتوں کا سفر، ماہنامہ اشراق، فروری، 2009، ص 2

20۔ یوسف القرضاوی، فتاویٰ یوسف القرضاوی، (لاہور، علی اعجاز پرنٹر، 2012، ج 1، ص 196۔

2۔ان کی دلیل ایک روایت ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عدی بن حاتم سے فرمایا: کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے ؟انہوں نے کہا، دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ[21]

وہ کہتے ہیں کہ اس روایت میں ایک عورت کا بے خوف وہ خطر حیرہ کا سفر کرنے کی خبر رسوال اللہ ﷺ نے دی ہے تو معلوم ہوا کہ ممانعت خوف اور راستہ کی مشکلات تھی۔

تجزیہ:

جہاں تک ان کی پہلی دلیل ہے کہ اس وقت ممانعت کی علت خوف اور راستہ کی مشکلات تھی، یہ علت کسی بھی حدیث میں صراحت کے ساتھ منقول نہیں ہے بلکہ حدیث میں مطلق ممانعت آئی ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے جیسا کہ اوپر احادیث نقل کی گئی ہیں۔اور جس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے عدی بن حاتم کو یہ بات فرمائی ہے اس میں تو صرف ایک مستقل کی پیشنگوئی فرمائی تھی، صراحتا اس میں عورت کی اکیلے سفر کی اجازت نہیں دی ہے، وہ ایک خبر ہے اس سے یہ علت اخذ کرنا کہ خوف نہ ہو تو عورت سفر کر سکتی ہے ہر گز ثابت نہیں ہوتا۔

یہاں یہ بات بھی یادر رکھنی چاہئے کہ عورت کا بغیر محرم کے سفر کی ممانعت کا حکم نص سے ثابت ہے اور منصوصی مسائل میں علت منصوصی نہ ہو تو اجتہادی علت نکال کر کے اس حکم کو علت کے ساتھ مقید کرنا اور یہ کہنا کہ اب یہ علت نہیں ہے تو حکم بھی نہ ہو گا یہ بات اصولا درست نہیں ہے۔اگر اسی طرح ہو تو پھر کل کلاں کوئی یہ کہ سکتا ہے کہ متوفی عنھا کی عدت چار مہینے دس دن ہونے کی علت یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا عورت حاملہ ہے یا نہیں اور آجکل کے دور میں چونکہ میڈیکل ٹیسٹ اور جدید ٹیکنالوجی سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ عورت کے رحم میں کیا ہے اور کیا نہیں لہذا عدت کی کیا ضرورت ہے۔بس ٹیسٹ کرا کے یہ کنفرم کیا جا سکتا ہے تو عدت کی کیا ضرورت ہے۔لہذا منصوصی مسائل میں خود سے علت نکال کر اس کو ہی دار و مدار بنانا درست نہیں ہے

دوسری بات اگر بالفرض مان لیا جائے کہ علت راستے کے مشکلات اور خطرات ہے تو آجکل کے دور میں کہاں عورت کا اکیلا سفر کرنا آسان ہے یا خطرے سے خالی نہیں ہے۔کیونکہ آج کل کے دور میں نت نئے فتنے ہیں، مختلف طریقوں سے لوگوں کو لوٹا جاتا ہے ،عورتوں کو بلیک مل کیا جاتا ہے ،ان کی عزتوں تار تار کیا جاتا ہے ،اس لیے یہ کہنا کہ اب حالات ٹھیک ہیں، کوئی خطرہ نہیں ہے یہ بات درست نہیں ہے ،اس دور میں راستوں کی مشکلات اور لوٹ مار کا طریقہ اور تھا لیکن موجودہ دور میں اب طریقہ بدل گیا ہے ،لوٹنے کے طریقے بھی جدید آ گئے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ راستے کی مشکلات اور مسائل کا سامنا بھی عورت کو کرنا پڑھتا ہے ،ائیر پورٹ کے اندر مختلف دشواریوں کا سامنا پیش آتا ہے مفتی عبد الواجد نے ان مشکلات کا ذکر بڑے خوبصورت انداز سے کیا ہے۔

فتاوی یورپ میں مفتی عبد الواحد علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

1-شوہر یا محرم بیوی یا محرمہ کو رخصت کرنے کے لئے ائیر پورٹ تک گیا سیکیورٹی نے گیٹ پر ٹکٹ دیکھا مسافر کو اندر جانے کی اجازت دی شوہر یا محرم واپس آ گئے اب اندر کے تمام مرحلوں سے اسے بغیر محرم کے گزرنا پڑے گا اور اجنبیوں کے ساتھ اسے بات چیت کرنا نا گزیر ہو گا۔

---

[21]۔بخاری، الجامع الصحیح-بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الإِسْلَامِ، ح3594

2-اگر فرض کرلیں شوہر یا محرم اس کے ساتھ ایئر پورٹ کے اندر چلا گیا جہاں سامان کی جانچ کے بعد اسے بک کرادیا، سیٹ نمبر کنفرم ہو گیا اور گیٹ پاس بھی مل گیا تو کیا اب ایمی گریشن والے اس شوہر یا محرم کو بغیر ٹکٹ اور گیٹ پاس و پاسپورٹ وٹینگ روم کی طرف جانے کی اجازت دے دیں گے ؟ اب تو وہ اجنبیوں کے درمیان تنہارہ گئی۔

3-فرض کریں امیگریشن والوں نے بھی اسے آگے جانے کی اجازت دے دی اور وہ وٹینگ روم میں اپنی بیوی یا محرمہ کی حفاظت کرتا رہا مگر کیا اب وٹینگ روم سے جہاز میں بھی اسے جانے کی اجازت ہو گی ؟ تو اب وہ عورت کس کی نگرانی میں جہاز کے اندر داخل ہو کر اپنی سیٹ تک پہنچی ؟.

4-یہ بھی فرض کیجئے کہ اسے جہاز میں شوہر نے پہنچادیا، وہ اطمینان سے سیٹ پر بیٹھ گئی اور شوہر واپس آگیا اب کیا ضروری ہے کہ اس کے اغل بغل سیٹیں خالی جائیں یا خواہی نہ خواہی ان سیٹوں پر عورتیں ہی آئیں، لہذا مظنون ہے کہ وہ اجنبی مردوں کے پہلو بہ پہلو سفر کرے.

5-یہ بھی فرض کریں کہ اس کے اغل بغل شریف عورتوں کو ہی بیٹھنے کی اجازت ملی تو بھی یہ کیا ضروری ہے کہ جو جہاز روانہ ہوا وہ اپنی منزل پر پہنچ ہی جائے وہ کسی ٹیکنکل خرابی کی وجہ سے لوٹ بھی سکتا ہے اور بعض غیر مانوس مقامات پر اتر بھی سکتا ہے اسوقت کی پریشانیوں اور عصمت وعزت کی حفاظت کا اندازہ کرنا مشکل ہے.

6-چلیے مان لیجیے کی حفظ وامان کے ساتھ جہاز مقررہ ہوائی اڈے تک پہنچ گیا.....اب جو محرم اسے لینے کے لیے آنے والا تھا وہ کسی ناگہانی حادثے کے سبب سے ایئر پورٹ نہیں پہنچ سکا، اس وقت اس کی کسمپرسی کا کیا حال ہو گا ؟ ؟[22]

اس سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کے لیے آج کے دور میں بھی سفر میں مختلف مشکلات اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑھ سکتا ہے اس لیے آج بھی عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا شرعا ممنوع ہو گا۔

خلاصۃ البحث

- عورت کا بغیر محرم کے مطلقا سفر کرنا فقہاء اربعہ کے ہاں جائز نہیں ہے،
- نفلی حج اور عمرہ کی بھی ائمہ اربعہ کے ہاں درست نہیں ہے۔
- حج فرض میں احناف کے نزدیک بغیر محرم کے سفر کرنا جائز نہیں ہے البتہ شوافع اور مالکیہ کے ہاں فرض حج با اعتماد خواتین کی جماعت کے ساتھ کرسکتی ہے۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات میں بھی تعارض ہے۔
- راجح رائے یہی ہے کہ جب تک عورت ک ساتھ محرم نہ ہو وہ حج کا سفر نہیں کرسکتی اسی پر دارالعلوم کراچی کا فتویٰ بھی حالیہ دنوں میں آیا ہے جس میں بغیر محرم کے عورت کو سفر حج کے ناجائز ہونے کو ہی ترجیح دی گئی ہے۔

22۔ مفتی عبد الواجد قادری، (لاہور، فتاویٰ یورپ، شبیر برادرز)، ص325-324۔